اس نظریے سے گھر میں دیے جلانا کہ بزرگوں کی آمد ہوگی

مجیب: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Jtl-0228

تاریخ اجراء: 15 جمادی الاولی 1443ھ/20 دسمبر 2120ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض لوگ جمعرات کو گھروں میں دیے جلاتے ہیں، جبکہ اس کی حاجت و ضرورت نہیں ہوتی، محض اس وجہ سے جلائے جاتے ہیں کہ بزرگوں کی آمد ہوگی ،وغیرہ وغیرہ، شرعی رہنمائی فرمائیں کہ ان کی کیا حیثیت ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

دیے پر بزرگوں کے آنے کا نظریہ محض باطل و بے اصل ہے۔ لہذا اس وجہ سے دیا جلانا ایک غرضِ باطل کے لیے دیا جلانا ہے جو بدعت اور اسراف و ناجائز ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَا تُسْرِفُوْاؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: " اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (پارہ 8، سورہ اعراف، آیت 31)

ایک اور مقام پر ہے: ﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: "بے شک اڑانے والے (فضول خرچی کرنے والے) شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔" (پارہ 15، سورہ بنی اسرائیل، آیت 27)

فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: "ظاہر ہے کہ یہاں قبور عوام کا ذکر ہے کہ اعراس طیبہ یا مزارات اولیاء کی روشنی فقط پہلی چند راتوں میں نہیں ہوتی، اور ظاہر ہے کہ وہ ایک عادت خاصہ کا بیان ہے، ورنہ لیالی اول کی تخصیص بے وجہ تھی، اب جس طرح یہاں جہال میں رواج ہے کہ مردہ کی جہاں کچھ زمین کھود کر نہلاتے ہیں جسے عوام لحد کہتے ہیں، چالیس رات چراغ جلاتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ چالیس شب روح لحد پر آتی ہے اندھیرا دیکھ کر پلٹ جاتی ہے، یوں ہی اگر وہاں جہال میں رواج ہو کہ موت سے چند رات تک گھروں سے شمعیں جلا کر قبروں کے سرہانے رکھ آتے ہوں او

ر یہ خیال کرتے ہوں کہ نئے گھر میں بے روشنی کے گھبرائے گا۔ تو اس کے بدعت ہونے میں کیا شبہہ ہے۔ اور اس کا پتا یہاں بھی قبروں کے سرہانے چراغ کے لیے طاق بنانے سے چلتا ہے، اور بیشک اس خیال سے جلانا فقط اسراف و تضییعِ مال ہی نہیں کہ محض بدعت عمل ہو، بلکہ بدعتِ عقیدہ ہوئی کہ قبر کے اندر روشنی واموات کا اس سے دل بہلنا سمجھا، ولہذا امام صفار رحمہ اللہ تعالی نے اس مسئلہ کو کتاب الاعتقاد میں ذکر فرمایا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 502، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ عود ولوبان (کہ جس میں آگ وغیرہ کی وجہ سے دھواں نکلتا ہے) کو جلانے کے بارے میں فرماتے ہیں: "اور قریبِ قبر سلگانا کہ اگر وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوں کہ نہ تالی یا ذاکر بلکہ صرف قبر کے لیے جلا کر چلا آئے، تو ظاہر منع ہے کہ اسراف واضاعت مال ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 482، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک دوسرے مقام پر ہے: "یہ وجہ (اسراف واتلاف مال) صرف قبور عوام میں پائی جاتی ہے، جبکہ وہاں نہ مسجد نہ قبر سر راہ نہ کوئی تلاوت وغیرہ میں مشغول۔۔۔ بخلاف مزار کرام کہ وہاں قبر یعنی خشت گل کی تعظیم نہیں، بلکہ ان کی روح کریم کی تعظیم ہے، جیسا کہ امام نابلسی نے فرمایا کہ: "تعظیما لروحه المشرفة الخ" ترجمہ: (ان کی روح مبارک کی تعظیم کے لیے) تعظیم قبور معظمین کہ حقیقۃ تعظیم معظمین ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 9، صفحہ 516، رضا رضا فاونڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم